سبق..9

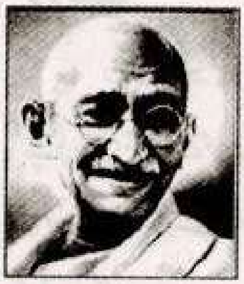

گاندھی جی

کاٹھیاواڑ ہندستان کے دکھن پچھم کا ایک علاقہ ہے اس میں پوربندر نامی مقام پر ایک ایسے شخص نے جنم لیا، جس نے ہندستان کی تاریخ بدل دی۔ ان کا نام موہن داس کرم چند گاندھی تھا، جو آگے چل کر" بابائے قوم" مہاتما گاندھی کے نام سے مشہور ہوئے۔

گاندھی جی 2/اکتوبر 1869ء کو ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انیس سال کی عمر میں وہ قانون پڑھنے لندن گئے اور 1891ء میں بیرسٹر ہو کر لوٹے۔ اس زمانے میں جنوبی افریقہ میں بسنے والے ہندستانیوں کی بری حالت تھی۔ ان کی بستیاں تک الگ اور خراب علاقوں میں تھیں۔ وہ ریل گاڑیوں کے ڈبوں سے نکال دیئے جاتے تھے۔ انہیں ووٹ دینے کا بھی حق نہ تھا۔ غرض ان کے ساتھ ہر قسم کی بے انصافی کی جاتی تھی۔

گاندھی جی کو وہاں کے ایک ہندستانی نے ایک مقدمے کے سلسلے میں جنوبی افریقہ بلایا۔ گاندھی جی وہاں پہنچے تو ہندستانیوں کے ساتھ ان زیادتیوں کا انہیں تجربہ ہوا۔ انہوں نے اپنے ہم وطنوں کی پوری طرح مدد کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ جنوبی افریقہ میں رہنے لگے اور ہندستانیوں کے ساتھ جو بے انصافیاں ہو رہی تھیں ان کے خلاف زبردست تحریک شروع کی اور اس کا نام انہوں نے "ستیہ گرہ" رکھا۔ آخرکار جنوبی افریقہ کی سرکار کو مجبور ہو کر جھکنا پڑا اور اس کا رویہ ہندستانیوں کے ساتھ بہت کچھ سدھر گیا۔

1914ء میں پہلی جنگ عظیم چھڑ گئی۔ گاندھی جی نے برٹش سرکار کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اور ہندستان

واپس آکرانہوں نے فوجی بھرتی میں حصہ لیا اور انگلستان بھی گئے۔لڑائی جاری تھی کہ وہ ہندستان لوٹ آئے۔ جنوبی افریقہ میں اپنے کاموں کی وجہ سے گاندھی جی کی بڑی عزت کی جانے لگی تھی۔ وہ ہندستان لوٹے تو کانگریس کے بڑے لیڈروں میں گنے جانے لگے۔

پہلی جنگ عظیم کے زمانے میں برٹش سرکار نے ہندستانیوں سے سوراج دینے کا جو وعدہ کیا تھا وہ لڑائی ختم ہونے کے بعد پورا نہیں کیا بلکہ ایسے قانون بنائے جو ہندستانیوں کی رہی سہی آزادی کو کچلتے تھے۔اس پر گاندھی جی نے برٹش سرکار کے خلاف بھی ستیا گرہ کرنے کی ٹھانی۔ وہ اب ملک کے سب سے بڑے لیڈر تھے۔ انہوں نے یہ ستیہ گرہ جلیان والا باغ کے قتل عام اور خلافت تحریک کی ہمدردی میں شروع کی۔ سارا ملک اس ستیا گرہ میں گاندھی جی کا ساتھ دینے کو تیار ہو گیا۔ستیا گرہ شروع ہونے سے پہلے گاندھی جی نے ہندستانیوں کو بتایا کہ اس تحریک میں انہیں اہنسا کے اصولوں پر پورے طور پر چلنا ہوگا۔ ہندو، مسلمان، سکھ، پارسی سب ایکتا قائم رکھیں گے۔ برٹش سرکار سے کسی قسم کا تعاون نہیں کیا جائے گا۔انہوں نے بدیسی مال کا بائیکاٹ کرنے کے لئے بھی کہا اور ہدایت کی کہ سب لوگ ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا پہنیں اور چھوت چھات ختم کریں۔گاندھی جی کی ان باتوں کا ملک کے لوگوں پر بڑا اثر ہوا۔ سارا ملک جاگ اٹھا، ہندستانیوں کے دل سے انگریزوں کا ڈر نکل گیا۔اس تحریک میں تیس ہزار سے زیادہ ہندستانی جیلوں میں قید کیے گئے اور سینکڑوں نے اپنی جانوں کی قربانی دی۔

گاندھی جی نے 1930ء میں مکمل سوراج حاصل کرنے کے لئے نمک ستیا گرہ شروع کی۔اس تحریک میں لگ بھگ ایک لاکھ ہندستانی جیل گئے۔ بہت سے شہروں میں لوگ گولیوں کا شکار ہوئے۔آخر میں انگریز حکومت کو گاندھی جی سے سمجھوتا کرنا پڑا۔ برٹش سرکار نے ہندستانیوں کی مانگوں پر غور کرنے کے لئے لندن میں ایک کانفرنس بلائی جو ''گول میز کانفرنس'' کے نام سے مشہور ہے۔گاندھی جی نے اس کانفرنس میں بھی ہندستان کی آزادی کی مانگ کی، مگر یہ مانگ پوری نہ ہوئی اور گاندھی جی نے ہندستان لوٹ کر آزادی کی تحریک شروع کر دی۔

اس کے بعد گاندھی جی نے ملک سے چھوا چھوت ختم کرنے اور جن لوگوں کو اچھوت کہا جاتا تھا انہیں

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

سماج میں ایک باعزت مقام دینے کے لئے ایک نئی تحریک شروع کی۔ انہوں نے اچھوتوں کو ''ہری جن'' کہنا شروع کیا۔ انہیں برابری کا درجہ دلانے کے لئے سارے ملک کا دورہ کیا۔ ہری جنوں کے لئے چندہ کیا اور ہری جنوں کو ان کا حق دلانے میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کی۔

1939ء میں دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی۔ اس بار گاندھی جی نے یہ طے کیا کہ وہ برٹش سرکار کا ساتھ نہ دیں گے۔ انہوں نے ''انگریزو! ہندستان چھوڑو'' کا نعرہ بلند کیا۔ اس پر وہ اور کانگریس کے دوسرے لیڈر جیلوں میں بند کر دیئے گئے۔ سارے ملک میں انگریزوں کی حکومت کے خلاف پھر زبردست تحریک شروع ہو گئی۔ یہ 1942ء کی تحریک کے نام سے مشہور ہے۔ آخر میں برٹش سرکار کو گاندھی جی کی مانگ ماننی پڑی۔ 15/اگست 1947ء کو ہندستان آزاد ہو گیا۔ ملک میں ہندستانیوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ گاندھی جی نے آزادی کا جو خواب دیکھا تھا وہ پورا ہو گیا۔

گاندھی جی کی تعلیم تھی کہ ہندو مسلمان مل جل کر رہیں۔ سچائی سے کام لیا جائے لیکن ملک کے کچھ لوگوں کو گاندھی جی کی یہ باتیں پسند نہ تھیں۔ ایک شام وہ پرارتھنا سبھا میں جا رہے تھے کہ ایک ظالم نے گولی مار کر ان کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ یہ زبردست حادثہ دہلی میں 30/جنوری 1948ء کو پیش آیا۔ سارا ملک رنج اور غم میں ڈوب گیا۔ اور دنیا بھر میں ان کا سوگ منایا گیا۔ دہلی میں جمنا کے کنارے راج گھاٹ پر جہاں گاندھی جی کی آخری رسم ادا کی گئی، ان کی سمادھی بنا دی گئی۔ گاندھی جی نے ہندستان کی تاریخ بدل دی۔ انہوں نے سچائی اور اہنسا کے اصول پر چل کر ملک کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرایا۔ اسی لئے انہیں ''باپو'' یا ''بابائے قوم'' کہا جاتا ہے۔

☆ ماخوذ

مشق

معنی یاد کیجیے:

معزز — عزت والا، عزت دار

بیرسٹر — وہ وکیل جس نے وکالت کی ڈگری ولایت (انگلینڈ) سے حاصل کی ہو۔

تحریک — کسی مقصد کو حاصل کرنے کی اجتماعی کوشش

ستیہ گرہ — سچائی کو منوانے کے لئے پُر امن مظاہرہ

سوراج — اپنا راج، اپنی حکومت

تعاون — مدد

استقبال — خیر مقدم، تعظیم میں آگے بڑھنا

پرارتھنا سبھا — دعائیہ مجلس

سمادھی — عظیم ہستیوں کے وصال کے بعد بنائی گئی یادگار جسے مقبرہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ گاندھی جی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

2۔ گاندھی جی نے جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی مدد کیسے کی؟

3۔ گاندھی جی کی تحریک کا کیا فائدہ ہوا؟

4۔ گاندھی جی کو باپو یا بابائے قوم کیوں کہتے ہیں؟

اِن واحد الفاظ کے جمع لکھیے:

ہندستانی، تحریک، بستی، اُصول، ملک

اِن الفاظ کی ضِد لکھیے:

شروع، عزت، ہمدردی، دوری، اہنسا

اِن الفاظ سے جملے بنایئے:

ستیہ گرہ، جیل، کانفرنس، مقام، تحریک

غور کیجیے:

گاندھی جی نے جنوبی افریقہ سے انگریزوں کے خلاف تحریک شروع کی۔ انھوں نے سوراج کا نعرہ دیا۔ ستیہ گرہ شروع ہوئی۔ انگریزوں نے اس تحریک کو کچلنا چاہا، لیکن ناکام ہوئے۔ گاندھی جی نے نہ صرف ملک کو آزاد کرایا بلکہ چھوا چھوت کو بھی بہت حد تک دور کرنے کی کوشش کی۔

عملی سرگرمی:

گاندھی جی اور دوسرے لیڈروں کی تصویریں جمع کیجیے اور ان کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

سرسری مطالعہ

جملہ آگے بڑھایئے

(لسانی کھیل)

مثال:

میں جاتا ہوں۔

میں **اسکول** جاتا ہوں۔

میں **روزانہ** اسکول جاتا ہوں۔

میں روزانہ **دس بجے** اسکول جاتا ہوں۔

میں روزانہ دس بجے **سائیکل سے** اسکول جاتا ہوں۔

میں روزانہ دس بجے سائیکل سے **اپنے دوستوں کے ساتھ** اسکول جاتا ہوں۔

میں روزانہ **ندی پار کر** دس بجے سائیکل سے اپنے دوستوں کے ساتھ اسکول جاتا ہوں۔

میں روزانہ ندی پار کر دس بجے سائیکل سے اپنے دوستوں کے ساتھ **اردو مڈل اسکول ڈکی بیگھا** جاتا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ

☆ **اوپر دی ہوئی مثال دیکھ کر نیچے لکھے ہوئے جملوں کو بھی اسی طرح بڑھایئے:**

میں پڑھتا ہوں۔

میں کھاتا ہوں۔

میں کھیلتا ہوں۔

میں لکھتا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ

☆ **اساتذہ اس عملی سرگرمی (لسانی کھیل) کو روزانہ درجے میں نئے نئے جملوں کی مدد سے کرا سکتے ہیں۔**